بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیوہ کا دوسری جگہ شادی کرنے کے بعد پہلے شوہر کی جائیداد میں حصہ بنے گا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا انتقال ہوگیا، ان کے والد کا انتقال ان کی زندگی ہی میں ہوگیا تھا، ان کے ورثاء میں والدہ، ایک زوجہ، ایک بھائی اور تین بہنیں ہیں، ان کا ترکہ ورثاء میں کس طرح تقسیم ہوگا؟ ان کی زوجہ نے عدت پوری ہونے کے بعد کسی اور شخص سے شادی کرلی ہے، تو کیا مرحوم کے ترکے میں سے اس زوجہ کو بھی حصہ ملے گا؟

جواب

سائل کا بیان حقیقتِ حال کے مطابق ہونے کی صورت میں حکم شرعی یہ ہے کہ بعد ازامور متقدمہ علی الارث (یعنی کفن دفن کے خرچے، پھر میت کے ذمے جو قرض ہے، اس کی ادائیگی کے بعد جو مال بچ جائے، اس میں سے ایک تہائی جائز وصیت کی ادائیگی کے بعد) میت کی کل جائیداد منقولہ (رقم، زیورات، گھریلو سامان وغیرہ) وغیر منقولہ (پلاٹ، مکان اور دکان وغیرہ) کے کل 60 حصے کیے جائیں گے، جن میں سے اس کی زوجہ کو 15 حصے، والدہ کو 10 حصے، بھائی کو 14 حصے، جب کہ بہنوں میں سے ہر ایک کو 7 حصے ملیں گے۔

نیز اگر کسی عورت کا شوہر فوت ہوجائے تو شوہر کی اولاد کی موجودگی میں زوجہ کو آٹھواں حصہ اور اگر اس کی اولاد نہ ہو تو زوجہ کو چوتھا حصہ ملے گا۔ اگر کسی وجہ سے وراثت تقسیم نہیں ہوئی اور عدت پوری کرنے کے بعد عورت نے کسی اور مرد سے نکاح کرلیا تو اس کی وجہ سے عورت کا وہ حق جو پہلے شوہر کے فوت ہونے سے ثابت ہوچکا ہے، باطل نہیں ہوگا، لہذا صورت مسئولہ میں اگر عورت نے شوہر کی وفات کے بعد عدت پوری کرنے کے بعد دوسری جگہ نکاح کرلیا تو بھی اس کا پہلے شوہر سے جو حق بنتا ہے وہ اس کو ملے گا، اگر پہلے شوہر کے باقی ورثہ اس کو اس کا شرعی حق نہیں دیں گے تو سخت گناہگار اور حق العبد میں گرفتار ہوں گے۔

میت کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں زوجہ کے حصے کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے، اگر تمہارے اولاد نہ ہو۔" (پارہ: 4، سورۃ النساء: 4، آیت: 12)

میت کی اولاد نہ ہونے اور دو یا اس سے زیادہ بہن بھائیوں کی موجودگی میں والدہ کے حصے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ﴿فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ﴾

ترجمۂ کنزالایمان : "پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی، پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا، بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے۔" (پارہ : 4، سورۃ النساء : 4، آیت : 11)

بہن بھائیوں کے حصے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے : ﴿وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان : "اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔" (پارہ : 6، سورۃ النساء : 4، آیت : 176)

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں : "دوسری شادی کرنے کے بعد بھی عورت اپنے متوفی شوہر کی جائیداد میں حصہ پانے کی مستحق ہے۔ اگر اس کے خاوند نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی تو اس صورت میں اس کی کل جائیداد میں سے چوتھائی حصہ بیوی کا ہے۔ اور اگر لڑکی یا لڑکا کوئی اولاد چھوڑ کر مرا ہے تو آٹھواں حصہ ہے۔ اگر خاوند کے ورثہ اس کا پورا حصہ نہیں دیں گے تو سخت گنہگار، حق العبد میں گرفتار اور مستحق عذاب نار ہوں گے"۔ (فتاوی فیض الرسول جلد 2، ص 728، شبیر برادرز، اردو بازار لاہور)

صورت مسئلہ اس طرح ہو گی:

مسئلہ از: 12×5=60

میت					
زوجہ	والدہ	بھائی	بہن	بہن	بہن
1/4	1/6	عصبہ			
5×25×3		35×5×7			
15	10	14	7	7	7

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر : PIN-7003

تاریخ اجراء : 21 ذوالحجۃ الحرام 1443ھ/21 جولائی 2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net